بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۵ تبلیغ ۱۳۴۵ھش ۴ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۴۷

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۴ فروری ۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

○ ربوہ ۲۴ فروری ۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل مورخہ ۲۲ فروری کی شام کو ڈھاکہ سے کراچی ہوتے ہوئے مشرقی پاکستان کے دورہ سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے ۔ آپ جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے ایک وفد کے ہمراہ مورخہ ۷ فروری کو ربوہ سے ڈھاکہ تشریف لے گئے تھے ۔ وفد میں آپ کے علاوہ محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا شامل تھے ۔ آپ نے جماعت مشرقی پاکستان کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے علاوہ چٹاگانگ اور برہمن بڑیہ میں بھی جلسوں سے خطاب فرمایا ۔ ۲۰ فروری کو آپ ڈھاکہ سے کراچی پہونچے اور وہاں یوم مصلح موعود کے جلسہ میں شرکت اور تقریر کے بعد مورخہ ۲۲ فروری کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے وفد کے دیگر اراکین میں سے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب اور محترم مولانا محمد صادق صاحب بھی واپس تشریف لا چکے ہیں ۔ البتہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب انشاءاللہ مورخہ ۲۵ فروری کو واپس تشریف لائیں گے ۔

○ ربوہ ۲۴ فروری ۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد محترم مولانا محمد صادق صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی معیت میں جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے جلسہ میں شرکت کی غرض سے آج وہاں تشریف لے گئے ہیں ۔ واپسی میں آپ ملتان رنگمگری ۔ اوکاڑہ بھی تشریف لے جائیں گے ۔

محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۴ فروری ۔ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم جناب سردار عبدالحمید صاحب سابق ریلوے آڈیٹر لاہور جو مکرم عبدالمجید صاحب کارکن دفتر صاحب صدر انجمن احمدیہ کی والدہ ہیں کل مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۶۶ء بروز بدھ پونے پانچ بجے صبح لاہور میں بعمر ۷۴ سال وفات پاگئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحومہ کا جنازہ لاہور سے ربوہ پہنچ گیا ہے ۔ نماز جنازہ آج مورخہ ۲۴ فروری کو نماز ظہر کے بعد ادا کی جائیگی ۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے

خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے

"استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے ۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے ۔ جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے ۔ پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے ۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا بھی اقرار کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقعہ ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے ۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا اور رجوع برحمت فرماتا ہے ۔ اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے ۔ اس لئے تم بھی اب ایسے ہو جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے نماز سنوار کر پڑھو خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے ۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ نہیں بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیئے ۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہوگا یا ناراض ۔ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے ۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے ۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں ۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں یہ کچھ نہیں ۔

نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرنے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے ۔ اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا ۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو ۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے ۔ اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو ۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۷ و صفحہ ۲۴۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء

اتحاد و اتفاق

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں زندگی کے ہر شعبہ کے لئے ایسی صاف صاف ہدایات دی ہیں کہ اگر انسان ان ہدایات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا تہیہ کرے تو وہ صراط مستقیم سے گمراہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایات دونوں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے متعلق مکمل طور پر دی ہیں۔ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کا اصول باہمی اتحاد ہے۔

دنیا میں کوئی نظریہ اور کوئی اجتماعی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کو اختیار کرنے والے باہم اتحاد و اتفاق سے رہنا نہ سیکھیں اور اس نظریہ یا اجتماعی مقصد کی بنیاد پر ایک ایسا لائحہ عمل نہ تیار کریں جس پر چلنے سے اس نظریہ اور مقصد کو تقویت پہنچتی ہو۔ اور جب تک ہر فرد کے پیش نظر اس نظریہ اور مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے باہم اتفاق نہ ہو۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اختلاف رائے نہیں ہونا چاہیئے۔ اختلاف رائے کے متعلق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول "اختلاف امتی رحمۃ" قابل غور ہے۔ اس کے معنی یہی ہیں کہ اختلاف رائے وجہ اتحاد ہونا چاہیئے نہ کہ وجہ نفاق و افتراق۔ دوسرے لفظوں میں اختلاف رائے کسی معاملہ کو سمجھنے کے لئے چراغ راہ بنایا جائے تو واقعی یہ رحمت ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اگر ضد اور اصرار کا طریق اختیار کیا جائے تو بجائے رحمت کے اس کا لعنت بن جانا اغلب ہے۔

اسلام صرف نظری اصول دے کر بس نہیں کرتا بلکہ وہ جو اصول دیتا ہے ساتھ ہی اس کی عملی تفصیلات بھی پیش کرتا ہے۔ یہی اتحاد کا معاملہ ہی لے لیجئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا

یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔ آگے فرماتا ہے۔

واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً (آل عمران ۱۰۴)

یعنی اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ جس کے نتیجہ میں اس کے احسان سے تم بھائی بھائی بن گئے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کرنے کا ایک عام اصول سکھایا ہے۔ اور اتحاد و اتفاق کو اپنی ایک نعمت بتایا ہے اور بتایا ہے کہ پہلے تم میں نہ صرف یہ کہ اتحاد و اتفاق نہیں تھا بلکہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈال دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ آیات اس وقت نازل ہوئی تھیں۔ جب قریش اور یہودی مسلمانوں کے ساتھ نہایت عداوت سے پیش آ رہے تھے۔ چنانچہ آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ مسلمان قریش حملہ آوروں کے مقابل میں تعداد میں تھوڑے تھے۔ اور ساز و سامان کے لحاظ سے بھی بہت کمزور تھے۔ مگر یہ اسی اتفاق و اتحاد کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایسی نمایاں فتح عطا کی کہ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں ناپید ہے۔

پھر یہ اتفاق و اتحاد ہی تھا کہ جس نے عربوں کو جو قبیلہ قبیلہ میں منتشر تھے ایک ایسی سیسہ پلائی دیوار بنا دیا کہ انہوں نے چند ہی سالوں میں قیصر و کسریٰ کے ہاتھ سے اقتدار چھین کر ان لوگوں کے ہاتھ میں دے دیا۔ جن کو روم و ایران محض حقیر قبائل کا ایک غیر مربوط مجموعہ خیال کرتے آئے تھے۔ اور سیاسی دنیا میں جن کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔

جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے یہیں تک بس نہیں کی کہ نظری طور پر اتفاق و اتحاد کی برکات کی طرف توجہ دلائی ہو بلکہ اس کے عملی اصول بھی بتائے ہیں۔ جن میں سے بنیادی اصول یہ ہے کہ

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (نساء ۶۰)

یعنی اے مسلمانو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اپنے فرمانرواؤں کی اطاعت کرو۔ آگے فرمایا ہے۔

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذالک خیر واحسن تاویلاً (النساء: ۶۰)

پھر اگر تم حکام سے کسی امر میں اختلاف کرو تو اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور پیچھے آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ تو اسے اللہ تعالیٰ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو۔ یہ بات بہتر اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اجتماعی زندگی کا جس سے اتحاد و اتفاق قائم رہتا ہے یہ اصول دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے علاوہ اولی الامر یعنی اپنے امیر کی بھی اطاعت لازمی ہے۔

اتحاد و اتفاق کا یہ بنیادی عملی اصول ہے کوئی ملک یا کوئی جماعت اتحاد و اتفاق کی برکتوں سے متمتع نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کا ایک نظام نہ ہو۔ اور اس نظام کا ایک ایسا سربراہ نہ ہو جس کا حکم آخری ہو۔ اختلاف رائے کو حدود سے نہ بڑھنے دینے کے لئے اولی الامر کی اطاعت ضروری ہے۔ جو فیصلہ وہ کر دے اس کے آگے سب کو سر تسلیم جھکا دینا چاہیئے۔ البتہ اگر امیر کے فیصلہ سے بھی کسی کو اختلاف ہو تو اس کے فیصلہ کا یہ طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے احکام کے آگے جھگڑے کو پیش کیا جائے یعنی قرآن و سنت کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے اور بس۔"

الغرض خدا اور اس کے بعد اولی الامر کی اطاعت سے ہی اتحاد و اتفاق قائم رہ سکتا ہے۔ اور اگر امیر سے بھی اختلاف ہو تو پھر خدا و رسولؐ کی طرف لوٹنا پڑتا ہے۔ تاکہ اتحاد و اتفاق میں رخنے نہ پڑیں۔ چونکہ ہم یہاں صرف اتحاد و اتفاق کے متعلق ذکر کر رہے ہیں۔ ہمارے فائدہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اتحاد و اتفاق کا عملی بنیادی اصول بیان کر دیا ہے۔ اطاعت خدا و رسولؐ اور اطاعت امیر سے یہی غرض ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ نہ پڑے اور وہ متحد و متفق ہو کر کام سر انجام دیں۔ اس طرح کسی نظام کے قیام کے لئے امیر یا اولی الامر کا ہونا اور اس کی اطاعت لازمی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے کہ اگر دو مسلمان بھی ایک ساتھ سفر کو نکلیں۔ تو ان کو چاہیئے کہ دونوں میں سے ایک کو امیر بنا لیا جائے۔ جس کا حکم وہ سر انا مانے۔ یعنی ہر عمل میں دونوں کو اپنی الگ الگ رائے پر نہیں چلنا چاہیئے۔ بلکہ اتحاد و اتفاق سے رہنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک امیر بنا لیا جائے۔ جس کا حکم آخری ہو۔ اس طرح عام اجتماعی زندگی کے لئے اطاعت امیر ایک چٹان کی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ

وامرھم شوریٰ بینھم

یعنی وہ باہمی مشوروں کے ساتھ کام سر انجام دیتے ہیں۔ اس قاعدہ کے مطابق امیر کا فرض ہے کہ وہ امور مہمہ میں دوسروں سے مشورہ کرے۔ تاکہ معاملہ کے ہر پہلو پر روشنی پڑ جائے اور اس کو صحیح فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ

(آل عمران ۱۶۰)

اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے کہ حکومت کے کام میں مسلمانوں سے مشورہ کر لیا کرو۔ پس جب تم پختہ ارادہ کر لو تو پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مشورہ تو ضروری ہے مگر آخری رائے قائم کرنا امیر کا کام ہے۔ جب مشورہ کے بعد امیر کوئی رائے قائم کر لے۔ اور پختہ ارادہ کر لے تو پھر نتائج کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ اختلاف رائے کے متعلق ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ جب امیر سے اختلاف ہو تو خدا اور رسولؐ سے فیصلہ کرانا چاہیئے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے امیر کو اختیار دیا ہے۔ جہاں تک کسی امر پر عمل کا تعلق ہے۔ مشورہ کرنے کے بعد جو رائے قائم کی جائے اور جو ارادہ امیر پختہ کرے۔ اس پر عمل کرے اور نتائج اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔ ورنہ باہمی اتحاد و اتفاق کو نقصان پہونچنے کا خطرہ ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے اتحاد و اتفاق کی برکات بیان فرما کر اتحاد و اتفاق کے قیام و استحکام کے لئے بھی واضح نشان دہی اپنے کلام پاک میں کر دی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ نے راہ نمائی فرما کر ان کے کام کو آسان کر دیا ہے۔ اور بتا دیا ہے کہ جب تک تم اتحاد و اتفاق قائم رکھو گے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تم کو ملتی رہیں گی۔ ورنہ تم اپنا وقار کھو بیٹھو گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم (سورہ انفال ۴۷)

یعنی آپس میں اختلاف نہ کرو۔ ورنہ دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائیگی یعنی وقار جاتا رہے گا۔ اور دنیا پر تمہارا اثر قائم نہیں رہے گا۔ ظاہر ہے کہ اتحاد و اتفاق سے ہی قوموں کی ہوا بندھتی ہے اور وقار قائم ہوتا ہے۔ اگر کوئی قوم باہم خانہ جنگی میں مصروف رہے اور آپس میں جھگڑتے رہیں تو غیر قومیں ایسی قوم کی کوئی قدر نہیں کرینگی اور دشمن قوم اگر موقعہ پائیگی تو چڑھ دوڑیگی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں سیاسی پارٹی بازی کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ضروری ہدایات

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ارشاد فرمودہ وہ ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۰ء کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمائی تھیں۔
جماعتوں کو چاہیئے کہ انتخاب نمائندگان کے وقت ان ہدایات کو ملحوظ رکھیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

بعض جماعتیں ایسی ہیں جو

مجلس شوریٰ میں

اپنے نمائندگان اہل چُن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں ان میں بعض منافق بھی نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دئے ہیں۔ بعض بڑبولے اور بعض معترض بھی میں نے دیکھے ہیں اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے

نمائندگان کا صحیح انتخاب

کرتیں تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے اس پر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے اس کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے کہ اسے وہ عہدہ نہ دیا جائیگا پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے

پیغام پہنچانا چاہتا ہوں

کہ جو کام خدا کا ہے وہ تو بہرحال اسے پورا کرے گا مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے اگر ہم اس کام کو دیانتداری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور نمائندگان کے لئے

ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو

جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلسِ شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اِس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا تو ان کی سُبکی ہوگی اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی لئے انہوں نے بے نمازوں کو بھی چُن لیا ہے بلکہ ان لوگوں کو بھی چُن لیا ہے جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے یا صرف اسلئے کہ وہ دولتمند تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقع ملے۔

اِس مجلس میں

تو اُن لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سُننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ اِدھر اُدھر کی باتیں سُنیں اور سلسلہ کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلے پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔ پس یہ

ایک خطرناک غفلت ہے

جو اس دفعہ جماعت نے کی اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اتنے حصّے تقریر کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقع پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں جو تقوےٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے اسلئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح کوئی عیسائی اگر مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے

کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریمؐ کے زمانہ میں کون بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا تو اس وقت بجٹ بننے لگا لیکن فرض کرو کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اُڑا دیں تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس

بجٹ پر بحث

ایک سطحی کام ہے اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کریں جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑبولے ہوں اور معترض ہوں اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقوےٰ کو مدّنظر نہ رکھا کریں تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے اگر روح نہیں ہوگی تو مُردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چکنا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہم ایسے

متقی اور نیک لوگ

چنیں جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں اور حسابی معاملات میں اچھی دسترس رکھتے ہوں یا اچھے لسّان اور لیکچرار ہوں تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو جو بولنا نہ جانتا ہو اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقاء نہیں بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور بایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اِس حصۂ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں کہ مجلس شوریٰ کے

نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں

جن کے اندر تقوےٰ اور طہارت ہو جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں، نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنیوالے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے چاہے وہ کروڑوں روپے کے مالک ہوں اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقوےٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسّان اور لیکچرار ہوں اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہے۔

سوئٹزرلینڈ کی مسجد محمود میں عید الفطر کی مبارک تقریب

مختلف ممالک کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"سب مسلمانوں کو جمع کرو علیٰ دینٍ واحدٍ"

احمدیہ جماعت کے تمام مراکز اس وحدت کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں اور آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ اس کوشش میں کامیابی بھی عطا فرما رہا ہے۔ عیدین کی تقاریب اسی وحدت کا عملی اظہار ہوتی ہیں۔ اور مبلّغینِ یورپ کے لئے جو روحانی طور پر نامساعد حالات میں کام کر رہے ہیں حوصلہ افزائی کا موجب ہوتی ہیں۔

رمضان کے آغاز سے ہفتہ عشرہ قبل سحری و افطاری کے اوقات کے تقریباً ۵۰۰ چارٹ تیار کرکے احباب کو بھجوا دیئے گئے۔ یہ چارٹ پوری سائنسی احتیاط سے تیار کئے گئے۔ پھر رمضان سے قبل ہی خود آکر معلومات حاصل کرنیوالوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جو رمضان میں بھی جاری رہا۔

اس چارٹ میں احکام رمضان دینے کے علاوہ صدقۃ الفطر کی بھی تلقین کی گئی۔ اور اس موقع پر یہ تحریک بھی کی گئی کہ احباب اپنے غیر مسلم دوستوں کو رعایتی نرخ پر قرآنِ کریم کا جرمن ترجمہ اور دیگر لٹریچر بھجوائیں۔ مسجد کے رنگین کارڈ بھی شائع کئے گئے۔ ان تحریکات کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ چنانچہ آج جبکہ ۹ر فروری ہو چکی ہے مختلف اصحاب کی طرف سے صدقۃ الفطر بھجوانے کا سلسلہ ابھی جاری ہے آج بھی ۱۰ فرنگ ایک صاحب کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔

رمضان کے دوران جب بھی احباب میں سے کسی کو موقع ملتا تراویح کے لئے آ جاتے۔ اور گو ہیگ یا ہمبرگ کی طرح یہاں حافظ قرآن تو کوئی نہیں ہیں میں خود ہی نمازِ تراویح پڑھاتا رہا۔ بعض اوقات قاری آ جاتے اور وہ نماز کے بعد انتہائی خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کرکے ایک خاص روحانی سماں پیدا کر دیتے۔

سات سَو کے قریب عید کے دعوت نامے تیار کئے گئے اور بھجوائے گئے۔

اس موقع پر سوئس جماعت کے افراد اور غیر مسلم معززین اور زیرِ تبلیغ احباب اور مسجد سے مستقل طور پر وابستہ غیر احمدی احباب اور ہم وطنوں وغیرہ کو خاص طور پر عید کے ظہرانہ کے لئے مدعو کیا گیا۔ ان کے لئے بھی دعوت نامے جاری کئے گئے۔

عید الفطر ۲۳ر جنوری کو ہوئی۔ یہ اتوار کا روز تھا۔ مائیکروفون اور لاؤڈ سپیکر لگائے گئے اس امر کا خیال رکھا گیا کہ تینوں منزلوں میں چھت سے تہ خانہ تک ہر جگہ آواز خوش اسلوبی سے پہنچ سکے۔

۲۳ کی صبح کو ابھی تقریباً سوا دو بجے تھے کہ مہمانوں نے گھنٹی بجائی۔ ایک ترک دوست اپنے ہمراہیوں کے ساتھ تشریف لائے۔ یہ وہی دوست تھے کہ جب پہلی بار نمازِ عید کے لئے آئے ترکی میں فقہ کی کتاب کھول کر بیٹھ گئے اور اصرار کیا کہ نمازِ عید سات بجے ضرور ہو جانی چاہئیے اور بڑی مشکل سے انہیں قائل کیا کہ جو وقت دعوت نامہ پر دیا گیا ہے اس سے قبل عید نہیں پڑھائی جا سکتی لیکن اسکے بعد ایسی محبت پیدا ہوئی کہ عید کے روز فطرانہ جمع کرنے، مسجد کے کارڈ فروخت کرنے وغیرہ کا کام سنبھال لیتے ہیں اور کبھی دو بجے بعد دوپہر سے پہلے واپس نہیں گئے۔ نمازِ فجر تک کافی احباب آ چکے تھے۔ نماز پڑھی اور اسکے بعد مائیکروفون پر قاریوں نے تلاوت شروع کر دی۔ میں نے انہیں قرآن کریم کی تلاوت کے ریکارڈ بھی دے دیئے۔ اور وہ کبھی مصری قاری کی تلاوت سُنتے اور کبھی خود کرتے۔ یہ سلسلہ دیر تک جاری رہا۔

۸½ بجے کے قریب ٹیلی ویژن کے کیمرہ مین اور انجنیئر اپنے ساز و سامان کیساتھ پہنچ گئے۔ مسجد کو دیکھا کہ کہیں تل دھرنے کی جگہ نہیں کچھ گھبرائے۔ میں نے کہا کوئی بات نہیں۔ احباب آپ سے تعاون کریں گے جگہ بنا دیں گے چنانچہ انہوں نے اپنی روشنیاں وغیرہ لگا لیں اوپر کی منزل میں جگہ نہ رہی تو تہ خانہ میں مہمانوں کو بٹھانا شروع کیا۔ وہ بھر گیا تو درمیانی منزل جس میں مبلّغ کی رہائش ہے شروع کی گئی۔

اتنے میں دو بسیں جرمنی سے آوارد ہوئیں۔ پریس اور غیر مسلم احباب کے لئے مسجد والی منزل میں ہی ایک کمرہ مخصوص تھا جس کے انچارج حسبِ سابق ہمارے سوئس مسلم مسٹر عبدالرشید فوگل تھے اور ان کے معاون ڈاکٹر محمد عز الدین حسن تھے۔ ان کے کمرہ میں علیحدہ لاؤڈ سپیکر لگا تھا خواتین کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔

مقررہ وقت پر ساڑھے نو بجے عید کی نماز شروع کی گئی۔ خطبہ دیا اور دعا ہوئی۔ اور اس کے بعد احباب کے ملنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ گو بڑا رش تھا لیکن رضاکاروں نے احباب تک ماکولات اور کافی وچائے پہنچانے کا اہتمام بڑی ہمت سے کیا۔ مسجد میں جو احباب کھڑے تھے انہوں نے ان احباب کے لئے جگہ بنا دی جو باہر کے دروازہ سے نماز کے وقت داخلہ کے ہال میں بھی جگہ نہ ہونے کے باعث داخل بھی نہ ہو سکے تھے تا وہ دوگانہ ادا کر لیں۔

۱۲ بجے کھانا کا وقت دیا گیا تھا مردوں کے لئے اوپر کی منزل میں اور خواتین کے لئے نیچے کی منزل میں کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان اندازہ سے زیادہ تھے تاہم سب کے لئے کھانے کا بخیر و خوبی انتظام ہو گیا۔

عید کے موقع پر اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے کہ میں سفارتی نمائندوں کو نہیں بلاتا کیونکہ ان کا پورا خیال رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جنوری میں میں نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تصنیف "اشتراکیت و جمہوریت" اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تصنیف 'اسلام' ہالینڈ کے قونصل جنرل کو بھجوائی۔ انہوں نے جواب میں شکریہ کے علاوہ یہ بھی لکھا کہ وہ انہیں ضرور مطالعہ کریں گے۔ کیونکہ وہ تین اسلامی ملکوں میں رہ چکے ہیں اس لئے اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس پر میں نے انہیں کہا کہ ہماری عید الفطر کی تقریب ۲۳۔ جنوری کو ہے۔ بڑا غیر رسمی ماحول ہوتا ہے لیکن اگر آپ شریک ہونا چاہیں تو ہمارے لئے باعثِ مسرت ہوگا۔ انہوں نے اس پر لکھا کہ وہ ضرور آنا چاہتے ہیں، چنانچہ وہ بھی شریک ہوئے۔ پریس اور ٹیلی ویژن والے بھی لنچ میں شریک ہوئے۔ برن سے ڈاکٹر برکات احمد صاحب کی بیگم صاحبہ اور بیٹی بھی آئی ہوئی تھیں۔

احباب جماعت سوئٹزرلینڈ میں سے بعض اس تقریب میں دور دور سے آئے۔ مثلاً مسٹر کمال فولادر ([illegible]) گاتس سے اپنے فرزند کے ہمراہ آئے۔ نہ برفباری نہ طوالتِ سفر اور نہ سفر کے اخراجات ان کی راہ میں روک بنے جہاں احمدیوں کے لئے اتنی بڑی تعداد کے میزبان کے فرائض سرانجام دینا باعثِ فخر تھا وہاں دوسروں کے قلوب جماعتِ احمدیہ اور اسکے محبوب امام رضی اللہ عنہ کے لئے شکر و امتنان کے جذبات سے پُر تھے کہ اس کفر گڑھ میں "دارالاسلام" بنا دیا اور ۲۵ر جنوری کو جب ٹیلیویژن نے عید کی تقریب کے مناظر دکھائے تو اتفاق سے اسنے بھی عنوان یہی رکھا "زیورک میں دارالاسلام" ٹیلیویژن نے ایک اسلامی ملک میں عید کی تقریب کے منظر دکھاتے ہوئے بیان کیا کہ یہاں پر اس طرح ہزارہا تو جمع نہیں ہوئے لیکن مسجد محمود میں سات سَو کی تعداد اس تقریب کے منانے کیلئے موجود تھی۔ پھر مسجد کا باہر کا نظارہ اور نماز سے قبل مسجد کے اندر کا نظارہ دکھایا اور ساتھ ہی قاریوں کی تلاوت قرآن سُنائی۔ خطبہ کا ایک حصہ سُنایا اور بعد میں مختلف ممالک کے لوگ دکھائے اور بتایا کہ کس طرح اس تقریب میں مختلف رنگ و نسل کے احباب موجود تھے۔ اپنی جماعت میں سے جن کا تعارف کروایا گیا وہ مسٹر عبدالرشید فوگل۔ ڈاکٹر برکات احمد صاحب۔ میاں عبدالسلام صاحب۔ اور عزیزم محی احسن تھے۔ ٹیلی ویژن میں اس سے قبل افتتاح کے موقع پر مسجد دکھائی گئی تھی لیکن عید کے موقع پر پہلی بار مسجد ٹیلیویژن پر آئی۔ اس مسجد کے ساتھ وہ نام بھی وابستہ ہو چکا ہے جو ہر احمدی کے دل میں ٹیس پیدا کر دیتا ہے اور یہ نام اس طرح اذہان میں پختہ ہو چکا ہے کہ سب مسجد نہیں کہتے بلکہ "مسجد محمود" ہی کہتے ہیں۔ زیورک کے کثیر الاشاعت روزنامہ TAGES ANZEIGER نے لکھا:۔

"مسجد محمود میں تقریب عید

عالمِ اسلام کے بڑے تہواروں میں سے ماہِ صیام (رمضان) کے اختتام پر تقریب عید ہے۔ گزشتہ اتوار کو مسجد محمود میں جو فورخ لسٹرگ پر واقع ہے مسلمانوں کے ایک بڑے اجتماع نے اس تقریب کو منایا۔ نہ صرف شہر اور اسکے نواح ہی سے مسلمان آئے بلکہ ملک کے مختلف حصوں سے سفر کرکے شامل ہوئے اور چند مسلمان جنوبی جرمنی سے بھی آئے ان سب کیلئے وہاں جگہ کافی نہ تھی معزز مہمانوں میں سے ہالینڈ کے قونصل جنرل اور سفارتِ ہندوستان کے سیکرٹری ڈاکٹر برکات احمد قابلِ ذکر ہیں۔ جب مشتاق احمد باجوہ امام مسجد محمود اور احمدیہ مشن کے سربراہ حاضرین سے خطاب کیلئے کھڑے ہوئے تو ماحول پر سنجیدگی چھا گئی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ نے محبت الٰہی

اس ماہ صیام کے اختتام پر سات سَو مسلمانوں نے مسجد محمود (سوئٹزرلینڈ) میں عید الفطر منائی۔ یہ تقریب ٹیلیویژن نے بھی ریکارڈ کی اور دکھائی۔ مسجد کے تہ خانے سے لیکر چھت تک سیڑھیاں۔ امام کی رہائش گاہ غرض ہر جگہ مسلمانوں سے پُر تھی۔ جنوبی جرمنی سے دو بسیں مسلمانوں کو لے کر آئیں اور مزید مسلمان آسٹریا اور فرانس سے بھی آئے۔

امام مسجد نے محبتِ الٰہی کے موضوع پر خطبہ دیا۔ قبرص، فلسطین اور کشمیر کے مبتلائے آلام مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور ساری دنیا کی بہتری کے لئے عموماً دعا کی گئی۔

(سوئٹزرلینڈ کا ایک اخبار)

کے موضوع پر خطاب کیا اور رمضان کی غایت بیان کی کہ وہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لے جاتا ہے اور اسے خدا کی خاطر اور نوعِ انسانی کی بھلائی کے لئے قربانیوں کے لئے تیار کرتا ہے۔

امام نے دعاؤں میں قبرص۔ فلسطین۔ کشمیر اور نائیجیریا کے برادران اسلام کو بلکہ ساری دنیا کو شامل کرنے کی تحریک کی۔

یہ مسجد جماعت احمدیہ نے جس کا مرکز ربوہ۔ پاکستان ہے تعمیر کی ہے اور جو اسلام کے ہراول دستہ کے طور پر اس کی خدمت کے لئے وقف ہے اور ساری دنیا میں تعمیری کاموں میں معروف ہے۔ یہ جماعت اسلام کے متعلق کتب و رسائل شائع کرتی۔ مساجد اور دار التبلیغ تعمیر کرتی اور دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رنگ میں ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ گذشتہ نصف صدی اس جماعت کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھے جو گذشتہ نومبر میں وفات پا گئے۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب جو کہ عظیم عالم دینیات ہیں اور اپنے منصب کے لئے ضروری تجربہ رکھتے ہیں۔ خلیفہ منتخب کئے گئے۔

یہ پُر اثر تقریب عربی دعا کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

(اشاعت مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۶ء)

یونین پریس کے نمائندہ نے حسب ذیل رپورٹ اخبارات کو بھجوائی۔

مسجد ناکافی تھی

اسلامی ماہ صیام کے اختتام پر سات سو مسلمان حال ہی میں مسجد محمود میں عید الفطر کی تقریب منانے کے لئے جمع ہوئے جو سوئیس ٹیلی ویژن نے بھی ریکارڈ کی اور دکھائی۔ تہ خانہ سے چھت تک سبز جھول ہیں۔ امام کی رہائش گاہ میں ہر جگہ مسلمانوں سے پُر تھی۔ جنوبی جرمنی سے دو بسیں مسلمانوں کو لے کر آئیں اور مزید آسٹریا اور فرانس سے آئے۔

اس سال مشتاق احمد باجوہ امام مسجد محمود نے محبت الٰہی کے موضوع پر خطاب کیا۔ قبرص، فلسطین۔ کشمیر کے مبتلائے مصائب مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور ساری دنیا کے لئے عموماً دعا کی گئی۔

جماعت احمدیہ کے نئے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے لئے بھی جو ۸ رنومبر ۱۹۶۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے جانشین منتخب کئے گئے کے لئے بھی کلمات تہنیت کہے گئے اس تقریب کی تیاری میں بہت سے دوستوں نے ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ سب خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر بخشے اور قبول فرمائے۔ آمین۔ جنوری کے مہینہ میں مسجد میں تین اور تقاریب منعقد ہوئیں۔ جن کا ذکر بے محل نہ ہو گا زیورک کے پرانے گرجا گروس منسٹر (Grossmunster) کے پادری گریبل (Grebel) نوجوانوں کی پارٹی کے ہمراہ طے شدہ پروگرام کے مطابق آئے میں نے پہلے تقریر کی اُس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو دیر تک جاری رہا۔ پادری صاحب خاصے معمر تھے۔ لیکن کج بحث نہ تھے۔ خواہ نخواہ اُلجھتے نہ تھے۔ یہ میٹنگ پونے دو گھنٹے جاری رہی۔ میں نے ان سب کو لٹریچر پیش کیا۔ ان کی پارٹی میں سے بعض نے پادری صاحب کو کہا کہ ہمیں قیمت ادا کرنی چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے اصل سے بھی زیادہ قیمت ادا کر دی۔ پھر مسجد کے اندر گئے۔ نماز کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔

دوسری پارٹی زیورک کے نواح Fallanden سے پیٹر رائیتھر (Peter Reuther) ایک نوجوان کی قیادت میں آئی۔ سب اچھے سمجھدار تھے اور میری تقریر کے بعد بہت مفید بحث ہوئی تیسری پارٹی ایک کیتھولک پادری (Karel Gudwey) کارل گودلیر کی قیادت میں آئی۔ پادری صاحب نہ صرف متعصب بلکہ کج بحث بھی تھے۔ لیکن باقی نوجوان ایسے نہ تھے پادری صاحب نے مسیح کے صلیبی موت سے بچ جانے اور کشمیر آجانے کے متعلق میرے بیان پر بجائے جواب دینے کے کہا یہ طفلانہ بات ہے میں نے اس پر کہا۔ ایسا کہنا تو آسان ہے لیکن مزا تب ہے کہ آپ میری دلیلوں میں سے کسی کو غلط ثابت کریں۔ میں نے زنجیر کے ہر ٹکڑہ کو علیحدہ علیحدہ پیش کیا۔ اور چیلنج کیا کہ تردید کریں۔ پادری صاحب نے اس کے جواب میں کہا اصل بات تو ایمان پر ہے۔ ورنہ میں بائیبل کی صداقت کو ثابت کر سکتا ہوں اور نہ آپ قرآن کی صداقت کو ثابت کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا آپ بائیبل کے متعلق تو جو چاہیں کہیں لیکن قرآن کریم کے متعلق آپ ایسا کہنے کے مجاز نہیں چنانچہ میں نے خود قرآن کریم سے اسکے لاجواب ہونے کو اسکی صداقت کی بین دلیل کے طور پر پیش کیا۔

تعلیم کا کام بھی جاری رہا۔ عربی کی ایک کلاس ہفتہ وار منعقد ہوتی ہے۔ ہفتہ میں ایک بار دو نومسلم یسرنا القرآن کے اسباق لینے یہاں آتے رہے اور پڑھائی جاری رہی

حسب معمول بچوں کی ماہانہ کلاس بھی منعقد ہوتی۔ بچوں کو نماز یاد کروائی اور عقائد و تاریخ کے متعلق سوالات و جواب کی صورت میں ایک نصاب تیار کیا ہے اس کے مطابق بعض باتیں ذہن نشین کروائیں۔ پریس میں عید کی تقریب کے علاوہ بھی ایک اخبار میں مسجد کا ذکر آیا اور ترکی کے ایک اخبار نے مسجد کا فوٹو شائع کرتے ہوئے نیچے لکھا کہ یہ مسجد پاکستانی مسلمانوں نے بنائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں مسیح پاک علیہ السلام کے اس موعود خلیفہ سیدنا حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوں کہ حضور نے یورپ اور دنیا کے دیگر حصوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مساجد بنا دیں جو اسلام کا حقیقی درد رکھنے والے مسلمانوں کے قلوب میں بے پناہ جذبۂ شکر و امتنان پیدا کرتی ہیں۔ کئی عیسائی سفر کر کے آتے ہیں اور پہنچ کر ان کے چہروں سے اب احساس ہویدا ہوتا ہے کہ گویا لق و دق ریگستان میں انہیں ایک مرغزار مل گیا ہے

اللہ کرے یہ سلسلہ چلتا رہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں ہم بدستور آگے ہی آگے بڑھتے جائیں حتیٰ کہ خدا کی ساری بھٹکی ہوئی مخلوق حصارِ امن میں آجائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں اسلام کی سربلندی کی نوشت موجود ہے اور یہ ہو کر رہے گی۔ اے کاش اس میں کچھ عاجزوں کا بھی ہاتھ ہو۔ یہ محض اسکے فضل پر ہی منحصر ہے۔ اور

حافظ کلاسز سے احباب جماعت تعاون کریں

مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق نظارت اصلاح و ارشاد کے انتظام کے ماتحت دس جماعتوں میں حافظ کلاسز جاری ہیں۔ معلمین حافظ کلاسز کی طرف سے شکایت ہے کہ احباب پورے طور پر تعاون نہیں کر رہے اور سکولوں کی مروجہ تعلیم کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ حافظ کلاسز کے طلبہ قرآن کریم کے حفظ کے لئے کم وقت دیتے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ مجلس شوریٰ کے فیصلہ کا احترام کریں اور ذہین اور قابل لڑکے قرآن کریم کے حفظ کے لئے داخل کرویں۔ اور پورے وقت کے لئے داخل کرائیں۔ ذیل میں نظارت ہذا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک اہم تقریر کا اقتباس احباب کی توجہ کے لئے شائع کرتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"پرسوں ایک دوست مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ وہ اپنے لڑکے کو قرآن کریم حفظ کرانا چاہتے ہیں۔ مگر کہا۔ کہ جو دوست بھی ملتا ہے یہی کہتا ہے کہ ایسا نہ کیجئے۔ بچے پر بوجھ پڑ جائے گا۔ اور وہ بیمار ہو جائے گا۔ میں نے جواب دیا کہ شیطان تو ہمیشہ ہی نیک کام میں دخل دیا کرتا ہے۔ آپ اسے بھی شیطانی وسوسہ سمجھ لیں میں سمجھتا ہوں کہ جہاں پر جماعت میں کچھ لوگ شیطان کے قائمقام ہوتے ہیں وہاں مومن بھی بعض دفعہ اپنی کمزوری سے ایسے لوگوں کو دیر کر دیتے ہیں۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جیسے لوگ ہوتے تھے۔ اور وہ لوگ ایسی باتیں کرتے تھے۔ جن کے نتیجہ میں دین کی تنظیم اور اس کی ترقی کے سامان پیدا نہ ہوں یا پیدا ہوں۔ تو کوئی رک داخل ہو جائے۔ اسی طرح آجکل بھی ایسے لوگ ہو سکتے ہیں"

اور پھر حضور فرماتے ہیں :-

"بہرحال قرآن کریم کی تعلیم کا چرچا عام کرنے کے لئے ہمیں حفاظ کی سخت ضرورت ہے . . . . حفاظ نہ ہونے کا یہ بھی نقصان ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو تراویح پڑھانے والے نہیں ملتے۔ اور باہر سے بلانے پڑتے ہیں۔ اگر یہ لوگ قاری ہوں تو اور بھی اچھی بات ہے۔ کیونکہ غیر قاری سے قرآن حفظ کرانے میں نقص رہ جاتے ہیں"

(الفضل ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء)

حضور کے اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ حضور کو قرآن کریم کے حفظ کرانے کی طرف کتنی توجہ اور دلچسپی تھی۔ پس احباب جماعت حافظ کلاسز کے معاملہ میں خاص دلچسپی لیں اور تعاون سے پیش آئیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب)

مکرم برادرم رشید احمد صاحب نے کنڈیارو ضلع نواب شاہ سے اطلاع دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ ۲۲ جنوری کو انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وہ سب احباب جماعت سے ملتجی ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور ان کے پسماندگان کے لئے دعا فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ والسلام

(مرزا رفیع احمد)

محترم حکیم نور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ)

۳۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم حکیم نور محمد صاحب ٹنڈو غلام علی۔ ضلع حیدرآباد بھی ہم سے جُدا ہو کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ آپ موصی تھے اور امانتاً قریب کی جماعت کوٹ احمدیاں میں آپ کو دفن کیا گیا۔

حکیم صاحب قادیان سے مغربی جانب دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں "آستی" نامی کے رہنے والے تھے۔ یہ گاؤں اس نہر کے ساتھ متعلق ہے جہاں قادیان کے طلباء گرمیوں میں وکٹر ٹرپ کرنے جایا کرتے تھے حکیم صاحب کے والد بزرگوار کا اسم گرامی میاں میلا خان صاحبؓ تھا۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیت کا شرف حاصل تھا۔ حکیم صاحب کی پیدائش اندازاً ۱۹۸۰ء کی ہے۔ فرماتے تھے کہ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے سب سے پہلے سات آٹھ سال کی عمر میں اپنے والد صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی اور انہی ایام میں حضور علیہ السلام کی بیعت بھی کی۔ قریب ہونے کی وجہ سے قادیان میں آمد و رفت اکثر رہتی تھی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کے مواقع بھی ملتے تھے حضور علیہ السلام کے وصال کے وقت آپ کی عمر بیس سال کے قریب تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ ہم عمر تھے۔ حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی حصہ میں آپ نے قادیان میں ہی اکثر وقت گزارا اور مختلف کام کرتے رہے ۱۹۳۵ء میں جب جماعت کی طرف سے سندھ کے علاقہ میں زرعی اراضی خریدی گئی تو حکیم صاحب بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر احمد آباد اسٹیٹ آ گئے۔ اور وہاں دکان کا کام شروع کر دیا۔ اسکے بعد آپ وہاں سے کوٹ احمدیاں چلے گئے اور پارٹیشن کے بعد مستقل طور پر ٹنڈو غلام علی میں رہائش اختیار کر لی۔

قاتلانہ حملہ

۱۹۶۱ء میں ٹنڈو غلام علی میں ایک مولوی نے احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریر کی۔ جس کے نتیجہ میں ایک شخص نے حکیم صاحب کی دکان پر آ کر آپ پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ آپ جان سے تو بچ گئے مگر جسم پر مختلف جگہوں پر چوٹیں آئیں اور دو ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ کئی ماہ تک سول ہسپتال حیدرآباد میں زیر علاج رہے۔ مگر ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے سیدھے نہیں چل سکتے تھے۔ بلکہ بشکل عصا کے سہارے چلتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہڈی ٹوٹی تو کیا ہوا۔ میرے وجود کا تو ذرہ ذرہ اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہے

ٹنڈو غلام علی ایک قصبہ ہے۔ جہاں صرف حکیم صاحب کا گھر ہی احمدی ہے۔ آپ بڑی بہادری۔ شجاعت اور جرأت کے مالک تھے۔ تبلیغ کرتے تھے خدا کی راہ میں موت کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ دل میں تڑپ تھی کہ اس قصبہ میں کسی کو ہدایت نصیب ہو۔ گذشتہ سال ایک نوجوان نے بیعت کی تو بہت خوش تھے۔ کہ یہاں احمدیت کا ایک پودہ تو لگا ہے

مسجد کی تعمیر

آپ کے دل میں دیرینہ خواہش اور جذبہ تھا کہ ٹنڈو غلام علی میں "احمدیہ مسجد" بن جائے۔ اس کے لئے آپ نے مرکز سے اجازت لیکر جماعتوں میں دورہ کیا اور حسن اتفاق سے اپنے مکان کے عین سامنے ایک موزوں ٹکڑا زمین بھی آپ کو قیمتاً مل گیا۔ اور گذشتہ سال اس پر مسجد کی تعمیر شروع کر دی۔ یہ مسجد ابھی مکمل تو نہیں ہوئی۔ مگر چار دیواری بن چکی ہے اور نمازیں اس میں ادا ہو رہی ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ عنقریب مسجد مکمل ہو جائیگی اس طرح اللہ تعالیٰ نے حکیم صاحب کی نیک خواہش کو پورا کیا۔ اور یہ آپ کی یادگار مسجد بن گئی

حضرت مصلح موعود کے جنازہ میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال پر آپ کو شدید صدمہ ہوا۔ ضعف پیری تھا۔ بیمار بھی تھے۔ ٹانگ کا درد بھی بدستور تھا۔ مگر اپنے محبوب آقا کی وفات کی خبر سنکر بے چین ہو گئے اور گرتے پڑتے ربوہ پہنچے اور حضور رضی اللہ عنہ کے جنازہ کی نماز میں شامل ہوئے اس اچانک اور لمبے سفر کی کوفت کا یہ اثر ہوا کہ آپ پر بیماری کا شدید دورہ پڑا۔ علاج کیا گیا۔ کچھ معمولی سا افاقہ ہوا۔ مگر وفات ۲

۲ تک صاحب فراش ہی رہے۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

تہجد گذار تھے۔ چلنے پھرنے سے بڑی حد تک معذور تھے۔ مگر جماعتی جلسوں میں تکلیف اٹھا کر بھی پہونچ جاتے تھے۔ آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے دل کو اطمینان ہوتا اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی سلسلہ کے اخبار اور رسائل منگوا کر باقاعدہ مطالعہ فرماتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور بزرگان سلسلہ کے حالات و واقعات اکثر بیان فرماتے تھے۔ اولاد کو ہمیشہ نصیحت فرماتے رہتے تھے کہ خلافت کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری سے وابستہ رہو۔ آپ نے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ وارفع درجاتہ فی جنات النعیم۔ اٰمین یا ارحم الراحمین

دعائے مغفرت

۱۔ برادرم مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ عینووالی ضلع سیالکوٹ ۲۱ر فروری کو وفات پا گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کا جنازہ ۲۲ر فروری کو ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بعد نماز ظہر پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ ۹ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔اے صدر عمومی ربوہ نے کرائی۔ مرحوم اپنے گاؤں میں سب سے پہلے احمدی ہوئے اور آپ کی مساعی سے ہی جماعت قائم ہوئی۔ آپ کو تبلیغ احمدیت کا بے حد شوق تھا۔ آپ کے ایک صاحبزادے چوہدری حمید احمد صاحب جو لاہور میں ملازم ہیں۔ گاؤں میں آپ کے نام پر اخبار جاری رکھنے کا عہد کیا۔ احباب دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے بچوں کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(خاکسار:۔ چوہدری اللہ بخش صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

۲۔ میرے بھائی چوہدری محمد اسماعیل صاحب آف عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ کا لڑکا حفیظ احمد بعمر ۱۳ سال ۹ر فروری کو اچانک فوت ہو گیا ہے۔ یہ بچہ کافی عرصہ سے بیمار تھا کافی علاج معالجہ کے باوجود جانبر نہ ہو سکا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

ایسے میرے بھائی صاحب کو بعض اور بھی مالی قسم کے نقصانات اسی قریب کے عرصہ میں برداشت کرنے پڑے ہیں۔ مثلاً ان کی دو عدد بھینیں اور ایک گھوڑی جوان کے پاس تھی وہ بھی مر گئی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کے مصائب سے بچائے۔ اور فوت شدہ بچہ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (چوہدری محمد ابراہیم صدر جماعت احمدیہ عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ)

شکریۂ احباب

حضرت خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم آف کوئٹہ۔ کی وفات پر بہت سے بزرگوں اور دیگر احباب کرام نے ازراہِ ہمدردی تعزیتی پیغامات بذریعہ تار و خطوط وغیرہ ارسال فرمائے ہیں۔ ان محبت بھرے پیغامات نے ہمارے زخمی دلوں پر مرہم کا پھایا رکھا ہے۔ جس کے لئے ہم ان تمام بزرگوں کے انتہائی ممنون ہیں۔ اور بذریعہ اعلان ہذا ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کے اس جذبۂ ہمدردی کی جزائے خیر دے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام پیغامات کا فرداً فرداً بھی جواب دینے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن ان کثیر التعداد پیغامات کے جواب میں وقت لگے گا۔

خاکساران:۔ بیگم خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم۔ میاں بشیر احمد پسر مرحوم و دیگر پسران۔ دختران و عزیزان"

ضرورت ہے

ماہنامہ "خالد" اور "تشحیذ الاذہان" کے لئے اشتہارات حاصل کرنے والے ایجنٹ حضرات کی بڑے بڑے شہروں میں فوری ضرورت ہے۔ ان حضرات کو اجرت اشتہار میں سے مناسب کمشن دیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات تفصیلات کے لئے مینیجر رسالہ خالد ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

کراچی ۲۳ فروری ۔ صدر ایوب خان اور صدر نکرومہ دنیا کی محکوم اقوام کو آزادی دلانے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ بات گھانا کے صدر کے کراچی پہنچنے پر ہوائی اڈہ پہ ان کے پریس سیکرٹری نے کہی۔ صدر نکرومہ کا ہوائی اڈہ پر شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ انھوں نے صدر ایوب خان سے بات چیت کی جس کے دوران متعدد اہم امور زیر بحث آئے اس موقع پر وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو بھی موجود تھے بعد ازاں دونوں سربراہوں نے نصف گھنٹے تک علیحدگی میں بھی بات چیت کی دو گھنٹے کے قیام کے بعد صدر نکرومہ ہوائی جہاز کے ذریعہ نئی دہلی روانہ ہو گئے۔

پیرس ۔ ۲۳ فروری ۔ صدر ڈیگال نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ اس نے نیٹو کے پردے میں مغربی یورپ کو اپنی نوآبادی بنا رکھا ہے انہوں نے فرانس آئندہ تین برس تک نیٹو سے علیحدہ ہو جائے گا۔ اور اس مدت میں ہماری سرزمین پر موجود تمام غیر ملکی فوجیں اور اڈے فرانس کے زیر انتظام لائے جائیں گے صدر چارلس ڈیگال نے کل رات پریس کانفرنس میں ان فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ فرانس یہ اقدامات اس لئے کر رہا ہے کہ اسے آئندہ کسی عالمی جنگ میں نہ گھسیٹا جائے۔ انہوں نے کہا امریکہ دنیا بھر سے لڑائیاں مول لے رہا ہے وہ کوریا اور کیوبا کی جنگ چھیڑ چکا ہے اور اب ویت نام میں ہنگامہ برپا کئے ہوئے ہے چونکہ نیٹو کا رکن ہونے کی حیثیت سے ہماری سرزمین کو فوجی مواصلات ہوائی اڈوں اور فوجی ٹھکانوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اس امر کا اندیشہ ہے کہ کل کلاں کو فرانس بھی کسی عام لڑائی میں نہ پھنس جائے۔ انھوں نے کہا یکم اپریل ۱۹۶۹ء کے بعد اگر فرانس کی سرزمین پر کوئی غیر ملکی فوج یا اڈے باقی نہ رہے تو انہیں فرانس کی ماتحتی قبول کرنا ہوگی یاد رہے کہ نیٹو کے معاہدہ کا کوئی بھی رکن اس سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔

جموں ۲۳ فروری ۔ بھارتی حکومت نے پولیٹیکل کانفرنس کے چالیس ارکان کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ کشمیری حریت پسند جموں کی جیل میں نظر بند تھے۔ ڈیڑھ سو حریت پسند لیڈروں کو رہا کیا جا چکا ہے۔ ابھی تین سو حریت پسند لیڈروں کو رہا کیا جا چکا ہے۔ ابھی تین سو سے زیادہ حریت پسند جموں کی جیل میں ہیں انہیں شیخ عبداللہ کی رہائی کے بعد گرفتار کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۳ فروری ۔ گوہاٹی (آسام) میں بھارت کا ایک فوجی طیارہ ہوائی اڈہ پر گر کر تباہ ہو گیا اس کے نتیجہ میں اڈہ کے عملہ کے دو ارکان ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ہوا باز کا پتہ نہیں چلا۔ کنٹرول ٹاور کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

کلکتہ ۲۳ فروری ۔ کل مغربی بنگال اسمبلی میں زبردست ہنگامہ ہو گیا کانگریسی اور حزب اختلاف کے ارکان ایک دوسرے پر پل پڑے اور ایوان میں گتھم گتھا ہو گئے۔ اس ہاتھا پائی کے دوران ایک رکن کو شدید چوٹیں لگیں اور سخت زخمی ہو گیا سپیکر جب حالات پر قابو نہ پا سکے تو اجلاس ملتوی کر دیا۔

لاہور ۲۳ فروری ۔ صوبائی دارالحکومت کے سینماؤں میں پاک بھارت فضائی جنگ کے متعلق ایک دستاویزی فلم دکھائی جا رہی ہے گیارہ منٹ کی یہ فلم وزارت اطلاعات و نشریات کے فلم ڈویژن نے بنائی ہے فلم کے آغاز میں کمانڈر انچیف ایئر مارشل نور خان دونوں ملکوں کی فضائی قوت کا موازنہ اور جنگ کا مختصر پس منظر بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد جام نگر پٹھانکوٹ ہلواڑہ ۔ انبالہ ۔ اور دیگر ہوائی اڈوں کی تباہی کے مناظر دکھائے گئے ہیں۔

مجالشافی
دانت
نکلوائے تو ہر جگہ جا سکتے ہیں لیکن ان کا علاج کیور ریٹو سنٹر میں ہوتا ہے مشورہ ، لٹریچر مفت
۱۔ گوشت خورہ اور مسوڑھوں کی خرابی کے لئے اینٹی پائیوریا ۔ ۔ ۱۰ روپے
۲۔ دانتوں کے گھن (کیریز) کے لئے اینٹی کیریز ۔ ۔ ۱۰
۳۔ دانت درد کا فوری اور موثر علاج ٹوتھ کیور ۔ ۔ ۲
لاہور کیور ریٹو سنٹر ۱ ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دی مال
لائل پور کیور ریٹو سنٹر ۱ الفا میڈیکل سٹور کچہری بازار
ربوہ کیور ریٹو سنٹر ۱ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی

برناف کریم ۔ کیل چھائیوں ۔ پھوڑے پھنسی خارش اور ایگزیما کے لئے
فی ٹیوب ایک روپیہ ۲۵ پیسے
طبیب دست نمونہ کے لئے تحریر فرمائیں
تیار کردہ : اویل کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ گجرات

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل مدات کی فراہمی کے سلسلے میں صرف یو ایس اے کے مینوفیکچررز / سپلائرز کے ٹنڈر مطلوب ہیں اگر یہ ٹنڈر پاکستان میں ان کے ایجنٹوں کی وساطت سے ہیں تو یہ امر قابل ترجیح ہوگا ان ٹنڈروں میں ایجنٹوں کی وہ کمیشن بھی وضاحت سے لکھ دی جائے جو کہ قیمتوں میں شامل کی ہو۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر تفصیل اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت اور محصول ڈاک (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	تاریخ وصول اور وقت وصول	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	P2/572/3/65/AID LOAN NO. 085 متفرق قسم کا الیکٹریکل میٹریل اور اکوئپمنٹ ۲۳ ۶ مات جو ۹ شیڈول پر مشتمل ہے	۲۵ روپے	۲/۲۲ ۶۶ تا ۴/۱۱ ۶۶	۴/۱۲ ۶۶ ۸ بجے صبح	۴/۱۲ ۶۶ ۸½ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم ناقابل منتقلی جملہ ایام کار کو بجز ہفتہ سوا نو بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک بادائیگی قیمت مذکورہ بالا دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپرس روڈ لاہور سے یا دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز و انسپکشن ، پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے مل سکتے ہیں یہ قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کرنی ہوگی ڈپوسٹل آرڈر چیک بنک ڈرافٹ ، گارنٹی بانڈ ، بنک ڈیپازٹ کی رسید یا ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ کی شکل میں ٹنڈر فارم کی مذکورہ بالا قیمت قبول نہیں کی جائے گی) یو ایس اے کے ٹنڈر دہندگان ٹنڈر کی دستاویز بلا قیمت دفتر کانسلیٹ جنرل برائے پاکستان ۱۲ ایسٹ ۶۵ سٹریٹ نیویارک ۲۱ این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں صرف ان ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیشکشیں قابل غور ہوں گی ٹنڈر ایسے ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھلیں گے جو موجود ہونا چاہیں گے ۔ ۳ ۔ سرمایہ کی فراہمی جو غیر ملکی زرمبادلہ کے ضمن میں مد طلب کے بغیر جاری ہوگی سے فراہم کی جا سکتی ہیں فری ڈیلیوری کراچی یا سٹورز ڈپو (لاہور) کی اساس پر پیشکش دے سکتے ہیں جن میں سرکاری ٹیکس / ڈیوٹی وغیرہ اور تمام دیگر اخراجات شامل ہوں۔

ادار (7) 366

خصوصی ہیرے
دیگر بیش قیمت پتھر و خود پسند جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۶۳۱۲۳

باکمال سٹاف لاجواب سروس
آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینیجر)

حب اکسیر دنسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۔ ۔ روپے

مومنوں کی ایک صفت ـــــ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں یہ صفت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مومنوں کی ایک خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی ایک صفت بیان فرمائی ہے اس صفت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عمل کیا اور ایسا عمل کیا کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ لیکن تعجب آتا ہے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے بعد مسلمانوں سے وہ صفت بالکل اڑ گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک وہ ہماری جماعت میں بھی پوری طرح قائم نہیں ہوئی۔ بعض صفات ایسی ہوتی ہیں جو فطرتاً ہر نیک آدمی میں پائی جاتی ہیں اور ان میں کسی خاص قوم یا مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی خصوصیت نہیں ہوتی۔ وہ بھی بے شک اپنی ذات میں اچھی ہوتی ہیں اور ان کے حصول کے لئے بھی کوشش کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن یہ صفت جس کا میں ذکر کر رہا ہوں اس سے متعلق تقریباً تمام الہامی کتب میں پیشگوئیاں موجود ہیں اور قرآن کریم نے بھی اس کو بطور پیشگوئی کے ہی ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے اس قسم کی خصوصیات اپنے اندر رکھتے ہوں اور وہ صفت یہ ہے کہ آپ کے ماننے والے

اشداء علی الکفار رحماء بینھم

پر عمل کرنے والے ہوں گے یعنی وہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے والوں کے مقابلہ میں تو بہت سخت ہوں گے۔ لیکن جو ماننے والے ہوں گے ان کے ساتھ ان کا معاملہ بہت ہی رحم کا ہوگا یعنی ایک طرف تو وہ غیرت میں اس قدر بڑھے ہوں گے کہ دین اسلام کے خلاف سننا برداشت نہیں کر سکیں گے اور دوسری طرف محبت میں اتنے بڑھے ہوئے ہوں گے کہ اپنے بھائیوں کا کوئی قصور انہیں نظر ہی نہیں آئے گا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ آپس میں ان کی کبھی شکر رنجی ہوگی ہی نہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ اور یہ بات علم غیب سے تعلق رکھتی ہے اور علم غیب نہ سب لوگوں کو حاصل ہو سکتا ہے اور نہ سب لوگ شکر رنجی سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ جو بات بڑی ہے وہ اس حالت کی شدت ہے یعنی معمولی شکر رنجی کی بات کو اس طرح چلانا کہ گویا زمین و آسمان کے قیام کا مدار اسی ایک بات پر ہے شکر رنجی تو بڑے بڑے لوگوں میں بھی ہو جاتی ہے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ میں شکر رنجی ہوگئی۔ اور حضرت عمرؓ کی طبیعت چونکہ تیز تھی اس لئے ضروری تھا کہ فطرتاً ان سے زیادہ تیزی ظاہر ہوتی لیکن اس جھگڑے کے بعد حضرت ابوبکرؓ اس بات کو بالکل دل سے نکال کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوگئے اور حضرت عمرؓ کو جب محسوس ہوا کہ آپ غلطی پر ہیں تو آپ بھی حضور کی مجلس میں دوڑے ہوئے آئے اور چاہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی براءت کریں۔ رسول مقبولؐ نے آپ کے فعل کو ناپسند فرمایا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے آپ کی سفارش کی۔ گویا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ پر ناراض ہونے لگے تو اس بات کا سب سے زیادہ دکھ بھی حضرت ابوبکرؓ کو ہی ہوا اور یہ رحماء بینھم کی مثال ہے گویا جس طرح ایک ماں اپنے بچے کے متعلق اس کے استاد کو کہتی ہے کہ یہ بہت شریر ہے اسے خوب مارو۔ لیکن جب وہ مارتا ہے تو سب سے زیادہ دکھ بھی ماں کو ہی ہوتا ہے یہی مثال صحابہ کی تھی اور

اشداء علی الکفار
رحماء بینھم

کی صفت ان میں کمال درجہ پر تھی۔"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۶۳ء)

کوالالمپور۔ ۲۳ فروری۔ انڈونیشیا کی حکومت نے بحری فوج کے تمام جہازوں کو جکارتہ پہنچنے کا حکم دے دیا ہے۔

بھارتی ہائی کمشنر نے مسز اندرا گاندھی کا پیغام صدر ایوب کو پہنچا دیا

وزارتی کانفرنس کا ایجنڈا جلد تیار ہو جائے گا ـــــ کیول سنگھ

کراچی ۲۴ فروری۔ بھارتی ہائی کمشنر مسٹر کیول سنگھ نے کہا ہے کہ "مسئلہ کشمیر اور دیگر متنازعہ امور دوستی اور خیر سگالی کے جذبے کے تحت طے کئے جائیں" صدر ایوب خان کو بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کا ذاتی پیغام پہنچانے کے بعد انہوں نے یہ بات کہی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بھارت کے خیال میں وزارتی کانفرنس مارچ کے پہلے ہفتے میں راولپنڈی میں ہونی چاہیئے۔ دریں اثنا بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ فوجوں کی واپسی کا کام جمعہ تک مکمل ہو جائے گا۔

مسٹر کیول سنگھ اپنی حکومت سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد پرسوں رات دہلی سے کراچی پہنچے انہوں نے کل صبح صدر ایوب سے ملاقات کی اور انہیں مسز اندرا گاندھی کا ایک ذاتی پیغام پہنچایا اس ملاقات میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو موجود تھے۔ مسٹر کیول سنگھ نے بعد میں بتایا کہ دونوں ملکوں کی وزارتی کانفرنس کے لئے ابھی ایجنڈا تیار نہیں ہوا تاہم کانفرنس کی قطعی تاریخ مقرر ہونے کے بعد چند دنوں میں تیار کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کانفرنس کی تاریخ مقرر ہونے کے بعد تمام ضروری انتظامات کے لئے راولپنڈی جاؤں گا۔

مسز اندرا گاندھی نے صدر ایوب خان کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان اچھے ہمسایوں کی طرح خوشگوار تعلقات استوار ہونے چاہئیں۔ موجودہ کشیدگی ختم کرنے کے لئے منفی رویہ ترک کر کے اور غلط فہمیاں دور کر کے مفاہمت بڑھائی جائے۔

بھارتی ہائی کمشنر نے بتایا کہ صدر ایوب دونوں ممالک کے جھگڑوں کو پر امن طور سے حل کرنے کے خواہشمند ہیں اور وہ بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔

مسٹر کیول سنگھ نے پاکستان اور بھارت کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا دونوں ملکوں کے درمیان نہ صرف کشمیر بلکہ مشرقی دریاؤں کے پانی اور سرحدوں کے متعلق بھی تنازعات پائے جاتے ہیں۔

شکریۂ تعزیت اور درخواست دعا

مکرم شیخ بشیر الحق صاحب ابن محترم شیخ نصیر الحق صاحب مرحوم رضؓ

والد بزرگوار محترم شیخ نصیر الحق صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت نے بکثرت خطوط کے ذریعہ اور غریب خانہ پر تشریف لا کر مجھ سے اور میرے بہنوں اور بھائیوں اور دیگر اقرباء کے ساتھ دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اس صدمۂ عظیم میں احباب نے محبت و خلوص اور ہمدردی و غمخواری کا جس غیر معمولی رنگ میں اظہار فرما کر ہمارے غمزدہ قلوب پر اطمینان و سکینت کا پھایا رکھا ہے اس سے ہم سب کا دل جذبات تشکر سے لبریز ہے۔ میں اپنی دونوں والدہ صاحبہ، اپنی جملہ ہمشیرگان اور برادرانِ عزیز شیخ منیر الحق، شیخ امین الحق، شیخ معین الحق، شیخ مبین الحق اور خود اپنی طرف سے سب واجب الاحترام بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس بے مثال ہمدردی و غمخواری کی دین و دنیا میں بہترین جزا عطا فرمائے۔ نیز سب بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالےٰ والد بزرگوار کے درجات بلند سے بلند تر فرماتے اور ہم سب کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو اور سلسلہ حقہ کے ساتھ وابستہ اپنے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللھم آمین۔

(غمزدہ شیخ بشیر الحق ۱۴۶/۸ سمن آباد۔ لاہور)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۲۳ فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۸

کالم ۳ سطر ۱۸ زیر عنوان "جلسہ یوم مصلح موعود میں علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر" فقرہ "ہجری تقویم کی رو سے ۲۳ سال سے زائد عرصہ تک" میں بجائے ۲۳ کے ۲۲ سال سے زائد عرصہ تک پڑھا جائے۔

(جلال الدین شمس)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴